سوال

آیۃ { والقمر قدرناہ منازل } کا معنی

جواب

الحمد للہ

اول :

میں سائلہ کومبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ دین اسلام کے صحیح ہونے کا اطمنان کرچکی ہے ، اوریہی دین اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جونفس کی ضروریات پوری کرتا اوراس کے اطمنان اورسعادت کا باعث ہے ، اورآپ کے سوال سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسلامی مطالعہ سے کافی متاثرہوئی ہیں بلکہ اگرآپ ہمیں یہ نہ بتاتی کہ آپ ھندو مذھب رکھتی ہیں توہم آپ کومسلمان ہی تصورکرتے اس لیے کہ آپ نے سوال میں اسلوب ہی ایسا اختیارکیا ہے ۔

میں آپ کوسب سے اہم نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ جتنی جلدی ہوسکے اسلام قبول کرلیں اوردیر نہ کریں اورپھر جس شخص کے لیے یہ سب حقائق واضح ہوچکے ہوں تووہ اسلام قبول کرنے میں دیر کیوں کرے ؟

یہاں پرایک اورچیز پرتنبیہ کرنا بہتر لگتا ہے کہ کچھ لوگ اسلام قبول کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ قبول اسلام سے قبل وہ کچھ احکام کا علم حاصل کرلیں مثلا نمازکی کیفیت وغیرہ اس لیے کہ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ تعلیم اسلام سے قبل اسلام قبول کرنا صحیح نہیں توان کا یہ گمان درست نہیں ۔

بلکہ جب انسان پرحق واضح ہوجائے تواس پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اس حق کی اتباع اورپیروی کرتے ہوئے فوری طورپر اسلام قبول کرلے ، پھرکتاب سنت کی تعلیم حاصل کرے اورعلم وعمل کی سیڑھی حسب استطاعت وقدرت اوربتدریج چڑھے اس لیے کہ انسان کواس کا علم نہیں کہ کب اس کی موت اس سے وفا کرجائے ، اس لیے اگرانسان اللہ تعالی کواسلام قبول کیے بغیر ملا تووہ ہلاکت زدہ لوگوں میں سے ہوگا ۔

پھریہ بات بھی ہے کہ انسان کواجروثواب اورنیکی اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہوتی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کرتا جب اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی جائے گی تواس کی بہت ساری نیکیاں اورحسنات بھی اس سے فوت ہوجائیں گی ، اورعمر کے گذرے ہوئے وقت اورحصے کا واپس آنا ناممکن ہے ۔

تواب ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں - اے عقل منداوراللہ کے حکم سے حق کی موافقت کرنے والی سائلہ - سورۃ یس کی آیت نمبر 39 کے معنی کے متعلق اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اورہم نے چاند کی منزلیں مقررکررکھی ہیں یعنی ہم نے اس کا ایک اورچلنا بھی مقررکیا ہے ، جس طرح سورج سے دن رات کا علم ہوتا ہے اسی طرح چاند سے مہینوں کا علم ہوتا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کوروشن اورچاند کونورانی بنایا اوران کی منزلیں مقررکردیں تاکہ تمہیں سالوں کی تعداد اورحساب معلوم ہوسکے

تواللہ تعالی نے سورج کوایک خاص اورچاند کواس کے لیے خصوصی روشنی عنائت فرمائی اوران دونوں کے مدار اورچلنے میں فرق رکھا توسورج روزانہ ایک ہی روشنی میں صبح طلوع

ہوکر دن کے آخر میں غروب ہوجاتا ہے ، لیکن موسم گرما اور سرما میں اس کے طلوع وغروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جس کے سبب سے دن لمبے اور راتیں چھوٹی اور پھر راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوجاتے ہیں ۔

اللہ تعالی نے دن کے وقت سورج کی بادشاہی رکھی ہے اور وہ دن کا ستارہ ہے ، اور چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں وہ قمری مہینہ کی پہلی رات طلوع ہوتا ہے تو بہت ہی باریک اور مدھم روشنی والا پھر دوسری رات اس کی روشنی زیادہ تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے ، تو جیسے جیسے اونچا ہوتا جاتا ہے اس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہے اس کی روشنی سورج سے ہی حاصل ہوتی ہے حتی کہ قمری مہینہ کی 14 چودویں رات اس کی روشنی مکمل ہوتی ہے ۔

پھر اس کے بعد مہینہ کے آخر تک اس میں کمی واقع ہونا شروع ہوتی ہے حتی کہ یہ ایک سوکھی ہوئ پرانی ٹہنی کی مانند ہوجاتا ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کی اصل ٹہنی ہے ۔

امام مجاھد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ العرجون القدیم کا معنی سوکھی ہوئ ٹہنی ہے تو ابن عباس رضی اللہ نے کھجور کی تازہ ٹہنی جب پرانی اور خشک ہوکر ٹیڑھی ہوجائے مراد لی ہے ۔ مراجع تفسیر ابن کثیر ۔

مہینہ کے آخر میں چاند کی سوکھی ہوئ پرانی ٹہنی سے یہ تشبیہ بلاغت کی چوٹی اور تعبیر کے جمال کی حسین امتزاج ہے ۔

والله تعالی اعلم .